

فرار اور ارتداد
خطبات نمبر ۳۵۵۶
ایک وعظ
جمعرات، ۲۲ مارچ، ۱۹۱۷ کو شائع ہوا
سی۔ ایچ۔ سپرجن کے ذریعے دیا گیا
میٹروپولیٹن ٹیبری نیکل، نیوننگٹن میں

"کیا تم بھی چلے جاؤ گے؟"
(یوحنا ۶:۶۷)

کوئی آفت جو ہماری مسیحی جماعتوں کو پہنچے، اُس سے زیادہ افسوسناک نہیں جتنی اُن کے ارکان کی بے وفائی سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی چرواہے کے دل کو جو سب سے زیادہ غم دے سکتی ہے، وہ اُس کے قریبی دوست کی بے وفائی ہے۔ کلیسیا کے لیے سب سے بڑی آفت وہ نہیں جو بیرونی دشمنوں کے حملے سے آئے، بلکہ وہ ہے جو خائن بھائیوں اور کیمپ کے اندر غداروں سے پیدا ہو۔

میرے جلیل القدر پیش رو، بنیامین کیچ، جنہیں انجیل کے عقائد کی منادی اور اشاعت پر گرفتار کیا گیا، مجسٹریٹوں کے سامنے پیش کیا گیا، قید کیا گیا، اور مختلف مظالم کا سامنا کرنا پڑا، انہیں کھلے دشمنوں کی سختیاں برداشت کرنا زیادہ آسان معلوم ہوا بہ نسبت اُس دکھ کے جو محبت کے زخمی ہونے سے پیدا ہو یا اُس اعتماد کے ٹوٹنے سے جو کلیسیا کے اندر کسی بے وفائی کی صورت میں ہو۔ میرا خیال ہے کہ اُن کا تجربہ کچھ خاص نہیں تھا۔

دیگر مقدسین نے دیہاتیوں کے سڑے ہوئے انٹوں کو غیبت کرنے والوں کی گہری دشمنیوں پر ترجیح دی ہوتی۔ تروئے کو کبھی بھی یونانیوں کے باہر سے حملوں کے ذریعے زیر نہیں کیا جا سکا۔ صرف تب، جب چالاکی سے دشمن کو قلعے کے اندر داخل کیا گیا، وہ دلیر شہر شکست قبول کرنے پر مجبور ہوا۔ شیطان خود کلیسیا کے لیے اتنا گہرا دشمن نہیں جتنا کہ یہوداہ، جب نوالے کے بعد، شیطان اُس میں داخل ہوا۔

یہوداہ یسوع کا دوست تھا۔ یسوع نے اُسے دوست کہہ کر مخاطب کیا۔ اور یہوداہ نے کہا، "سلام، آقا"، اور اُسے بوسہ دیا۔ لیکن وہ یہوداہ تھا جس نے اُسے دھوکہ دیا۔

یہ ایک منظر ہے جو تمہیں ہلا سکتا ہے، یہ ایک خطرہ ہے جو تمہیں خبردار کر سکتا ہے۔ ہماری تمام کلیسیاؤں میں، اُن میں سے جو شامل ہوتے ہیں، کچھ لوگ ہیں جو ترک کر دیتے ہیں۔ وہ کچھ دیر کے لیے قائم رہتے ہیں، پھر دنیا کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

اُن کے پیچھے ہٹنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اُن میں اور کلیسیا میں کوئی مطابقت نہیں۔ "وہ ہم میں سے نکل گئے کیونکہ وہ ہمارے نہیں تھے، کیونکہ اگر وہ ہمارے ہوتے، تو وہ یقیناً ہمارے ساتھ قائم رہتے۔" جو غیر تبدیل شدہ کلیسیائی ساتھی ہیں، اُن کا کلیسیا سے نکلنا نقصان نہیں ہے۔ اُن کا جانا کوئی حقیقی نقصان نہیں، جیسے بھوسے کا اڑ جانا گندم کے لیے نقصان دہ نہیں۔

مسیح ہمیشہ اپنی جہاج چلاتا رہتا ہے۔ اُس کی اپنی منادی ہمیشہ اُس کے سننے والوں کو چھانٹتی ہے۔ کچھ اڑ جاتے ہیں کیونکہ وہ بھوسا ہیں۔ وہ حقیقت میں ایمان نہیں لائے۔

انجیل کی خدمت کے ذریعے، خدائی انتظام کے ذریعے، اور الہی حکومت کے تمام طریقوں کے ذریعے، قیمتی چیزیں نا پاک چیزوں سے الگ کی جاتی ہیں، میل کچیل چاندی سے نکال دی جاتی ہے تاکہ اچھی گندم اور خالص دھات باقی رہے اور محفوظ رکھی جائے۔

یہ عمل ہمیشہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہ اُن وفاداروں کے درمیان گہری دل کی تلاشی کا سبب بنتا ہے جو قائم رہتے ہیں، اور نرمی رکھنے والے ہمدرد دلوں کے لیے گہری پریشانی پیدا کرتا ہے۔

میرے عزیز دوستو، میں امید کرتا ہوں کہ تم یہ نہ سمجھو کہ میں تمہاری وفاداری پر بے جا شبہات رکھتا ہوں کیونکہ میرا مضمون تمہارے ضمیر سے اتنا براہ راست اور ذاتی خطاب کرتا ہے۔ جیسے ہمارے خداوند نے فرمایا، "کیا تم بھی چلے جاؤ گے؟" اس سوال میں زیادہ درد ہے بجائے کسی ملامت کے۔ اُس نے یہ بارہ منتخب شاگردوں سے کہا۔

میں خود سے سوال کرتا ہوں، کلیسیا کے منتظمین سے سوال کرتا ہوں، اور ہر رکن سے بغیر کسی استثنا کے سوال کرتا ہوں:

"کیا تم بھی چلے جاؤ گے؟"

لیکن اگر کوئی ایسا ہے جس پر یہ خاص طور پر لاگو ہوتا ہے، تو میں اُس سے یہ سوال سب سے زیادہ ذاتی انداز میں کرنے سے نہیں ہچکچاتا:

"کیا؟ کیا تم جا رہے ہو؟ کیا تم واپس لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ کیا تم واقعی جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

آئیے ہم اس سوال کے جواب میں احتیاط کریں۔

کیا تم بھی چلے جاؤ گے؟

بھی "کا مطلب ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ"

دوسرے کیوں جاتے ہیں؟

اگر اُن کے پاس کوئی معقول وجہ ہے، تو شاید ہم اُن کی مثال پر غور کریں۔

پھر اُن مختلف وجوہات یا بہانوں پر گہری نظر ڈالیں جو انحراف کا باعث بنتی ہیں۔

وہ کیوں اُس مذہبی عقیدے کو ترک کر دیتے ہیں جسے انہوں نے کبھی اپنایا تھا؟

بنیادی وجہ فضل کی کمی، سچے ایمان کا فقدان، اور حقیقی خدا پرستی کی غیر موجودگی ہے۔

تاہم، یہ ظاہری وجوہات ہیں جو دل کے مسیح سے داخلی ارتداد کو ظاہر کرتی ہیں، جن پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

کچھ لوگ مسیح کو کیوں چھوڑ دیتے ہیں؟

ایسے لوگ ان دنوں میں بھی ہیں، جیسے ہمارے خداوند کے اپنے وقت میں تھے، جو مسیح سے اس لیے دور ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اُس کی تعلیم کو برداشت نہیں کر سکتے۔

ہمارے خداوند نے پہلے سے زیادہ واضح طور پر اس بات کا اعلان کیا تھا کہ روح کو اُس پر تغذیہ کرنا ضروری ہے۔

شاید انہوں نے اُس کے کلام کو غلط سمجھا، لیکن بلاشبہ وہ اُس کے بیان سے ناراض ہوئے۔

"اسی لیے کچھ نے کہا، "یہ کلام سخت ہے؛ کون اسے سن سکتا ہے؟"

چنانچہ وہ اُس کے ساتھ اور نہ چل سکے۔

خوشخبری کے بہت سے نکات انسانی فطرت کو ناپسند ہیں، اور مخلوق کی نخوت کے لیے ناگوار ہیں۔

خدا کی خوشخبری انسان کو خوش کرنے کے لیے نہیں تھی۔

ہم خدا پر ایسا ارادہ کیسے منسوب کر سکتے ہیں؟

کیوں وہ ایسی خوشخبری وضع کرے جو ہماری گہری ہونی انسانی فطرت کے خیالات کو پورا کرے؟

خدا نے انسان کو بچانے کا ارادہ کیا، لیکن اُس نے کبھی اُن کی گناہ آلود خواہشات کو خوش کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔

بلکہ اُس نے کلہاڑا درخت کی جڑ پر رکھا اور انسانی نخوت کو کاٹ دیا۔

جب خدا کے خادمین کو عاجز کرنے والی تعلیم پیش کرنے کے لیے ابھارا جاتا ہے، تو ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں

"آہ! میں اسے قبول نہیں کروں گا۔"

وہ کسی ایسی سچائی کے خلاف لڑتے ہیں جو اُن کے تعصبات کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔

اے بھائیو، خوشخبری کے دعووں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

اگر تم یہ دریافت کرو کہ خدا کا کلام تمہاری پسندیدہ خوشیوں کی مذمت کرتا ہے یا تمہارے عزیز خیالات کی مخالفت کرتا ہے،

تو کیا تم فوراً ناراض ہو کر چلے جاؤ گے؟

نہیں، بلکہ اگر تمہارے دل مسیح کے ساتھ درست ہیں، تو تم اُس کی تمام تعلیمات کا استقبال کرنے کے لیے تیار ہو گے، اور اُس کے تمام احکام کی تابعداری کرو گے۔

بس یہ ثابت ہو جائے کہ یہ مسیح کی تعلیم ہے، اور سچے دل کے مالک لوگ اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

جو کچھ کلام مقدس کے ظاہر مفہوم میں ہے، وہ دل کی خوشی سے قبول کرے گا، جیسا کہ وہ کہتا ہے

"شریعت اور گواہی کی طرف رجوع کرو۔ اگر وہ اس کلام کے مطابق نہیں بولتے، تو اس لیے کہ اُن میں روشنی نہیں۔"

اور جو کچھ محض عموم کلام سے اخذ کیا گیا ہو، سچا دل اُسے جلدی رد نہیں کرے گا بلکہ برین لوگوں کی طرح صبر کے

"ساتھ تحقیق کرے گا، جنہوں نے "کتاب مقدس کو جانچنے میں عمدگی دکھائی تاکہ یہ دیکھیں کہ یہ باتیں درست ہیں یا نہیں۔"

اے کاش مسیح کا کلام ہم میں کثرت سے بسا رہے

خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی اُس کے باعث، اُس کے بابرکت وجود، اُس کے مقدس نمونے، یا اُس کی مقدس تعلیم سے

ناراض ہو کر کبھی راستے سے ہٹے۔
!ہمیشہ تیار رہیں کہ اُس کے کہے پر ایمان لائیں، اور اُس کے حکم پر فوراً عمل کریں

یاد رکھو، بھائیو، کہ خوشخبری کی ذمہ داری کے تین حصے ہیں جن کا خادم کو خیال رکھنا ہے۔
"پہلا،" جا کر خوشخبری سناؤ؛ تمام قوموں کو شاگرد بناؤ۔
"دوسرا،" انہیں بپتسمہ دو۔

"اور تیسرا،" انہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے۔
ہم، جو یسوع کے فرمانبردار شاگرد ہیں، اُس کی آواز پر کان دھرتے، اُس کے نقش قدم پر چلتے، اور اُس کی ظاہر کردہ مرضی کو اپنی اعلیٰ شریعت سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں۔

ہم پر لازم ہے کہ ہم پیچھے نہ ہٹیں، شکوہ نہ کریں، یا اُسے ترک نہ کریں، کیونکہ ہم اُس کی تعلیمات سے ناراض ہیں۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو فائدے کے لیے نجات دہندہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔
بہت سے لوگ اس جال میں پھنس چکے ہیں۔

مسٹر "بائی اینڈرز" نے اصل میں اس لیے یاترا شروع کی کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ اس سے فائدہ ہو گا۔
راستے میں ایک چاندی کی کان تھی، اور اُس نے ارادہ کیا کہ اُس کا معائنہ کرے تاکہ دیکھے کہ کیا چاندی بھی حاصل کی جا سکتی ہے، ساتھ ہی سنہری شہر بھی جو آگے تھا۔
اگر مجھے صحیح یاد ہے، تو وہ اُس خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو پانی میں کشتی چلانے کے کاروبار سے اپنی روزی کماتا تھا، ایک طرف دیکھتے ہوئے اور دوسری طرف کھینچتے ہوئے۔

وہ بظاہر دین کے لیے کوشاں تھا، لیکن اُس کی نظر ہر وقت دنیا پر تھی۔ وہ خرگوش کے ساتھ رہنے کا خواہشمند تھا اور شکاری کتوں کے ساتھ دوڑنا چاہتا تھا۔ چنانچہ جب وہ ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں اسے ایک چیز کو ترک کرنا تھا اور دوسری کو اپنانا تھا، تو اُس نے یہ سوچا کہ کون سی چیز مجموعی طور پر زیادہ نفع بخش ہوگی۔ چنانچہ اُس نے وہ چیز چھوڑ دی جو نقصان اور خود قربانی پر مشتمل تھی، اور وہ چیز اپنائی جو اُس کے بقول "اہم مواقع" میں مددگار ہوگی اور اُسے دنیاوی زندگی میں آگے بڑھنے میں سہارا دے گی۔

میں مخلصانہ دعا کرتا ہوں کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہ ہو جو مسٹر بائی اینڈرز اور اُس کے طبقے کے لوگوں کو پسند کرے۔ اگر تم مال کمانا چاہتے ہو، اور اس میں کوئی گناہ نہیں، تو اُسے دیانت داری سے کمایا جائے۔ کبھی بھی مذہب کی آڑ لے کر دولت کے پیچھے نہ دوڑو۔ اپنی چیزیں فروخت کرو اور اپنے مال کے لیے منڈی تلاش کرو، لیکن مسیح کو فروخت نہ کرو اور نہ ہی آسمانی وراثت کو کسی بے قیمت رشوت کے بدلے میں دے دو۔ اپنی دکان کے شیشے میں جو بھی سامان چاہو رکھو، لیکن اپنے چہرے پر ایک منافقانہ اور جھوٹی پاکیزہ مسکراہٹ نہ رکھو تاکہ خدا پرستی کو فائدے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ خدا ہمیں ایسی کھلی بدکاری سے محفوظ رکھے! خدا کرے کہ ہمارے درمیان یہ کبھی جگہ نہ پائے

نہ کوئی انسان اور نہ کوئی فرشتہ منافقت کو پہچان سکتا ہے، یہ وہ اکلوتی بدی ہے جو خدا کے سوا ہر ایک سے پوشیدہ رہتی "ہے۔"

کیا کوئی شخص چرچ میں اس لیے شامل ہوتا ہے کہ وہ اس کے باعث عزت حاصل کرے یا اُس کی کوئی سماجی حیثیت بہتر ہو؟ ایسے لوگ جلد ہی سمجھ جائیں گے کہ یہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔ تب وہ چرچ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے، یا شاید شرمندگی کے ساتھ باہر نکال دیے جائیں۔

کچھ لوگ خوف کی وجہ سے مسیح کو چھوڑ دیتے ہیں۔

آج کل خیال کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی مسیحی ظلم و ستم کا سامنا نہیں کرتا، لیکن یہ ایک غلط فہمی ہے۔
اگرچہ آج کل اسمتھ فیلڈ میں شہیدوں کو جلایا نہیں جاتا اور لولارٹز ٹاور صرف ایک یادگار کے طور پر کھڑا ہے، لیکن اذیت، ظلم اور جبر ابھی تک ختم نہیں ہوا۔

بے دین شوہر اکثر اپنی بیویوں پر مذہب سے لطف اندوز ہونے پر پابندی عائد کرتے ہیں اور اُن کی زندگی کو کڑوی بنا دیتے ہیں۔

مالک اکثر اُن خادموں سے انتقام لیتے ہیں جن کا جرم صرف خدا کی عبادت میں دلچسپی لینا ہوتا ہے۔

اور بدتر یہ کہ کچھ کام کرنے والے ایسے ہیں جو اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں، لیکن اپنے ساتھی مزدور کو عبادت گاہ جانے کی آزادی نہیں دیتے، بلکہ اُن کا مذاق اڑاتے اور انہیں طعنہ دیتے ہیں۔

اکثر ورکشاپ میں سب سے زیادہ ہنسی مذاق اُس وقت ہوتا ہے جب یہ کسی مسیحی مومن پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔

وہ اسے اپنے لیے بڑا تفریحی کام سمجھتے ہیں کہ کسی ایسے شخص کو شکار کریں جو اپنی روح کی نجات کے لیے فکر مند ہو۔

وہ اپنے آپ کو "انگریز" کہتے ہیں، لیکن یقیناً وہ اپنے ملک کی عزت میں اضافہ نہیں کرتے۔

!دیکھو ان کم ظرف، بدتمیز بزدلوں کو

ایک دہریہ جو اپنی "آزادی" کا دعویٰ کرتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ جج اُس کی قسم پر یقین کرے، وہ اپنے ساتھی کے مسیحی ہونے کے حق کو انکار کرتا ہے۔

!دیکھو ان کام کرنے والوں کے اس چھوٹے سے گروہ کو

یہ سب سنڈے کو عجائب گھروں اور تھیٹروں کو کھولنے کے لیے پارلیمنٹ میں درخواست دے رہے ہیں، اور ایک غریب آدمی کو، جو عبادت گاہ جانا پسند کرتا ہے، موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں۔

وہ اپنی عزتِ نفس کا مظاہرہ اپنے گالیوں سے کرتے ہیں، اور اپنی خود ساختہ ذلت کو ظاہر کرتے ہیں اُن مومنوں کی تحقیر سے جو حمد کا ایک گیت گانے کی جرأت کرتے ہیں۔

وہ شرابی کو اپنا دوست بناتے ہیں، اور پاکباز آدمی کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ ہمارے ہنر مند مزدوروں میں زیادہ معزز جذبات اور حقیقی رفاقت کیوں نہیں، کہ وہ کسی ایک شخص کو پوری جماعت کا مذاق نہ بنائیں۔

!خدا تمہیں ایسی اذیتوں کو برداشت کرنے کا فضل دے

اگر یہ ہمیں زخمی کرتی ہیں، تو ہمیں سیکھنا چاہیے کہ انہیں سکون کے ساتھ سہنا ہے، اور یہاں تک کہ خوش ہونا چاہیے کہ ہمیں نجات دہندہ کے نام پر دکھ سہنے کے قابل سمجھا گیا ہے

ہم میں سے کچھ کو کئی سالوں تک سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے۔ جو کچھ ہم نے کہا، اُسے باربا غلط رنگ میں پیش کیا گیا۔ جو کچھ ہم نے کرنے کی کوشش کی، اُس پر غلط فیصلے سنائے گئے، اور ہمارے ارادے غلط سمجھے گئے۔ پھر بھی، ہم یہاں موجود ہیں، اتنے ہی خوش جتنے کوئی آسمان کے سوا کہیں ہو سکتا ہے۔ ہم پر جتنی بھی تہمتیں لگائی گئیں، اُن سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

ہمارے دشمن ہمیں کچل دینا چاہتے تھے، لیکن خدا کا شکر ہو، اُس نے ہمیں اُس وقت تسلی دی جب ہم دل شکستہ ہوئے۔ خداوند تمہیں بھی اسی طرح مضبوط ذہن اور حوصلہ مند دل عطا کرے تاکہ تم ان آزمائشوں کو مردانگی کے ساتھ برداشت کر سکو! پھر تمہیں انسانوں کے تمسخر اور استہزا کی کوئی پرواہ نہ ہوگی، جیسے تمہیں اُن ہجرت کرنے والے پرندوں کے شور کی پرواہ نہیں جو خزاں کی شام کو دور دراز سرزمین کے سفر پر نکلتے ہیں۔

حوصلہ رکھو، اے انسان! خداوند کا خوف رکھو اور اپنے الزام لگانے والوں کا سامنا کرو۔ سچا حوصلہ مخالفت کے سامنے اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ کبھی مسیح کی فوج کو چھوڑنے کا نہ سوچو۔ اور خاص طور پر کبھی بزدلی نہ دکھاؤ، چاہے کوئی بدتمیز اور بے ہودہ شخص تمہیں دھمکائے۔

تمہارا ایمان ایسے مذاق اور تمسخر سے مغلوب نہ ہو۔ افسوس! کہ کتنے ہی کمزور دلوں نے محض جسمانی سکون کی خاطر مسیح کو چھوڑ دیا اور اُس کے مقدس نام کو شرابیوں کے مذاق اور بے وقوفوں کے استہزا کے سپرد کر دیا۔

مزید یہ کہ کچھ لوگ سچائی پر مبنی دین کو محض اپنی ہلکی مزاجی کی وجہ سے ترک کر دیتے ہیں۔

کچھ لوگوں کے دین سے ہٹ جانے کی وجوہات سمجھنا مشکل ہے۔ اگر تم جہازوں کی تباہیوں کی فہرست دیکھو، تو تمہیں کچھ جہاز تصادم کی وجہ سے غرق ہوتے نظر آئیں گے، اور کچھ چٹانوں سے ٹکرانے کی وجہ سے۔ لیکن کبھی کبھار تم کسی ایسے جہاز کو دیکھو گے جس کے بارے میں لکھا ہوگا، "سمندر میں غرق ہو گیا"۔ کسی کو معلوم نہیں کہ ایسا کیسے ہوا۔ خود مالک کو بھی سمجھ نہیں آتا۔ دن پرسکون تھا، آسمان بے بادل تھا، پھر بھی جہاز ڈوب گیا۔

ایسے کئی ایمان کے دعویدار ہیں جنہوں نے بظاہر آسان حالات میں اپنے ایمان کی کشتی تباہ کر دی۔ نہ کوئی آزمائش تھی، نہ کوئی فتنہ، پھر بھی وہ گر گئے۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہمیں حیرت اور صدمہ ہوتا ہے۔

مجھے ایک شخص یاد ہے جو سخت گناہ میں گر گیا، اور ایک بھائی نے غیر دانشمندی سے کہا، "اگر یہ شخص مسیحی نہیں تو میں بھی نہیں ہوں۔" اُس کی دعائیں واقعی میٹھی تھیں۔ کئی بار اُنہوں نے مجھے فضل کے تخت کے سامنے پگھلا دیا۔ لیکن خدا کی زندگی اُس کے دل میں نہ تھی، کیونکہ اُس نے گناہ میں زندگی گزاری اور آخر تک توبہ نہ کی۔

ایسے واقعات کو میں صرف ایک قسم کی ہلکی مزاجی سے منسوب کر سکتا ہوں، جو کسی وعظ یا ڈرامے سے یکساں طور پر متاثر ہو جاتی ہے۔

یہ لوگ کبھی کلیسیا میں بیٹھتے ہیں، کبھی تھیٹر کے ڈبے میں، اور موجودہ لمحے کے جوش میں بہک جاتے ہیں۔
 "یہ لوگ" ہر چیز کو باری باری آزماتے ہیں، لیکن کسی چیز میں دیرپا نہیں ہوتے۔

"یہ" پانی کی طرح بے ثبات ہیں، اور وہ "کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔"
 ایک لمحے کی جوش میں وہ مسیحیت کا اقرار کر لیتے ہیں، لیکن کبھی اُس کے پابند نہیں ہوتے۔ پھر، بغیر کسی رسمی اعلان کے، وہ کفر کی طرف واپس لوٹ جاتے ہیں۔ یہ نرم اور موم کی طرح ہوتے ہیں، کسی بھی طاقتور ہاتھ کے زیر اثر کوئی بھی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

خداوند تم پر رحم کرے، اگر تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو ایسی حالت میں ہیں
 تم جلدی اُبھرتے ہو اور فوراً مرجھا جاتے ہو۔ ابھی تخم بویا ہی جاتا ہے کہ کونپل نکل آتی ہے۔ کتنا شاندار فصل کا وعدہ کرتے ہو! لیکن افسوس، جیسے ہی سورج اپنی نیش کے ساتھ چمکتا ہے، چونکہ زمین کم ہے، اچھا بیج مرجھا جاتا ہے۔ دعا کرو کہ تمہاری زمین گہری جوتی جائے، کہ نیچے چٹان کی سخت تہ توڑی جائے، کہ تمہارے پاس گہری مٹی اور جڑ پکڑنے کی جگہ ہو، تاکہ تمہاری سرسبزی پائیدار ہو۔

اصول کی کمی مہلک ہے، اور افسوس، یہ کمی عام ہے۔
 کبھی دعا کرنا نہ چھوڑو کہ تم مسیح میں جڑ پکڑو اور مضبوط بنو، اور تعمیر کیے جاؤ، تاکہ جب سیلاب آئیں اور ہوائیں چلیں، تم اُس گھر کی طرح نہ گر پڑو جو ریت پر بنایا گیا تھا اور بڑی بربادی کے ساتھ تباہ ہوا۔

اور افسوس! کتنے ہی لوگ جسمانی لذتوں کی خاطر مسیح کو چھوڑ دیتے ہیں۔ میں اس پر زیادہ بات نہیں کروں گا، لیکن یہ یقیناً سچ ہے کہ گناہ کی وقتی لذتیں اُن کے دلوں کو موہ لیتی ہیں، اور وہ اپنی جانوں کو فانی غرور کی قربان گاہ پر قربان کر دیتے ہیں۔ ایک لمحاتی خوشی، ایک بے ہودہ مشغلہ، یا ایسی وقتی لذت جس کا سامنا وہ غور و فکر کے ساتھ نہیں کر سکتے، اُس کے لیے وہ کبھی ختم نہ ہونے والی خوشیوں، ناقابل فنا امیدوں، اور اُس مبارک نجات دہندہ سے منہ موڑ لیتے ہیں جو ناقابل بیان خوشیوں اور جلال سے بھرپور خوشیوں کا ذائقہ دیتا ہے۔

کلیسیا کے پاسبان کے طور پر ہمیں یہ دردناک حقیقت دکھائی دیتی ہے کہ کئی لوگ آہستہ آہستہ سرد پڑ جاتے ہیں۔
 بزرگوں کی رپورٹوں میں غیر حاضری کے لیے فضول بہانے دہرائے جاتے ہیں۔ کسی کے بہت سے بچے ہیں۔ کسی کے لیے فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ جب وہ کلیسیا میں شامل ہوتے، تو اُن کے بچوں کی تعداد وہی تھی، اور فاصلہ بھی ویسا ہی تھا۔ لیکن جب دین کے لیے فکر کمزور پڑنے لگتی ہے، تو گھر کی ذمہ داریاں زیادہ بوجھل لگنے لگتی ہیں، اور خدا کے گھر تک کا سفر زیادہ تھکا دینے والا محسوس ہوتا ہے۔ بزرگ اندیشہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ سرد پڑ رہے ہیں۔

ہم کوئی ظاہری گناہ تو نہیں دیکھ سکتے، لیکن آہستہ آہستہ ایک زوال ہے، جس پر ہم غمگین ہیں۔
 مجھے اُس سرد مہری سے خوف آتا ہے جو بڑی آہستگی سے لیکن یقینی طور پر پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔
 میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کھلے گناہ سے بدتر ہے، ایسا ہو نہیں سکتا۔ لیکن یہ زیادہ دھوکہ دینے والی ہے۔
 ایک بڑا جرم انسان کو ہلا دیتا ہے، جیسے کسی مریض کو ایک جھٹکا ہو۔ لیکن آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا ایسے ہے جیسے فالج کی بیماری آہستہ آہستہ جسم پر قبضہ کر لے، بغیر کسی کو جگائے۔ جیسے برفانی علاقوں میں نیند آنے والے شخص پر گہری نیند طاری ہو جائے اور وہ کبھی نہ جاگ سکے۔
 "تمہیں جاگنا ہوگا، ورنہ یہ غفلت موت پر ختم ہوگی۔" یہاں وہاں اُس کے بال سفید ہو چکے تھے، اور اُسے خبر بھی نہ ہوئی۔

کیا یہ تم میں سے کسی کے ساتھ ہو رہا ہے، عزیز دوستو؟ کیا تم آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہے ہو؟ جو شخص اپنا مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھوتا ہے، جلد ہی دیوالیہ ہو جاتا ہے، اور جب انجام آتا ہے، تو یہ دریافت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

ایک روحانی دیوالیہ پن کتنا المناک ہوگا، اُس کے لیے جو آہستہ آہستہ اپنی آسمانی میراث کھو دے، اگر وہ کبھی اُس کا مالک تھا!
 الفاظ اُس کیفیت کو بیان نہیں کر سکتے۔ خدا ہمیں ایسے سانحے سے محفوظ رکھے

کچھ لوگوں نے حالات کی تبدیلی کا بہانہ بنا کر راستہ بدل لیا ہے۔ جب اُن کے معاشی حالات بہتر تھے، تو وہ ہمارے ساتھ تھے۔
 میں اُن سے fellowship لیکن کاروباری خساروں کی وجہ سے جب اُن کی سماجی حیثیت کم ہو گئی، تو وہ ہمارے ساتھ جھجکنے لگے۔

میرے دل کی گہرائیوں سے میں کہتا ہوں، اگر کوئی شخص غریب ہو جائے، تو میں اُسے کسی بھی طرح کم نہیں سمجھتا، چاہے وہ کتنی ہی غربت میں کیوں نہ ہو۔

یہ نہ کہو کہ تمہارے پاس مناسب لباس نہیں ہے۔ جو بھی لباس تم نے خریدا ہے، وہ قابلِ عزت ہے۔ اگر تم نے اُس کا دام ادا نہیں کیا، تو میں تمہارے لیے غرور پیش نہیں کر سکتا۔ ایماندار رہو۔

سسٹا کپڑا تمہیں شرمندہ نہیں کرے گا، لیکن اگر تم کسی فیشن کے لیے قرض میں پڑو، تو یہ قابلِ ملامت ہے۔

مجھے خوشی ہوتی ہے جب میں یہاں بھائیوں کو اُن کے سادہ لباس میں بیٹھا دیکھتا ہوں۔ ایک عزیز بھائی تو ہمیشہ اپنی دیہاتی سفید پوشاک میں نمایاں نظر آتے ہیں، جو نہایت دلکش لگتی ہے۔ اگر اُنہوں نے اُس لباس کی قیمت ادا کی ہے، تو وہ اُس شخص سے زیادہ قابلِ احترام ہیں، جس نے قرض لے کر مہنگے کپڑے خریدے، جن کی ادائیگی وہ نہیں کر سکتا۔

اور مجھے خوشی ہے کہ یہ احساس صرف میرا نہیں، بلکہ پوری جماعت کا ہے۔ ہم سب اپنے غریب بھائیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

اگر تم میں سے کوئی اپنی حساسیت یا ہمارے خیالات کے متعلق بدگمانی کا شکار ہے، تو جتنی جلدی ایسی ہے وقوفانہ غرور کو ترک کر دو، تم اتنے ہی خوش ہو جاؤ گے۔ تم اس بات پر حسد کرتے ہو کہ تمہیں معزز سمجھا جائے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انسان اپنے کردار سے معزز ہوتا ہے، نہ کہ اُس کی جیب میں موجود دولت سے؟

کچھ لوگ مسیح کو چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ دولت مند ہو جاتے ہیں اور اُن کے پاس مال کی فراوانی ہو جاتی ہے۔ جب وہ سادہ اور محنتی لوگ تھے، تو انہیں چھوٹے چرچ میں کوئی اعتراض نہ تھا، لیکن جب قسمت نے اُن پر مسکراہٹ ڈالی، اور اُنہوں نے اپنے گھر کو کسی بڑی کوٹھی میں منتقل کیا، اور گاڑی رکھنے لگے، تو وہ ایک مختلف طبقے میں شامل ہونے کو ضروری سمجھنے لگے۔

وہ اپنے علاقے کے چرچ یا کسی رسوماتی کلیسیا میں اتوار کے دن ایک بار جاتے ہیں۔ اپنی موجودگی سے اُس جگہ پر احسان جتاتے ہیں، اور اُس علاقے کے اشرافیہ کے درمیان نظر آتے ہیں۔ وہ جھکتے اور جھک کر مشرق کی طرف رُخ کرتے ہیں، جیسے کہ وہ شروع ہی سے اس عمل کے عادی ہوں۔

وہ چھوٹے بیتسمانی چرچ میں جانے کے لیے بہت معزز ہیں۔ وہ دوپہر میں مہمانوں کو بلاتے ہیں، دیر سے کھانے کھاتے ہیں، اور اتوار کے مقدس لمحات کو اپنے خاندانی وقار کی نمائش میں ضائع کرتے ہیں۔

لیکن اُن کے جانے کا افسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب وہ چلے جاتے ہیں، تو وہ کسی کے لیے نقصان نہیں ہیں۔ ہم اُن کے لیے اُسی طرح افسوس کرتے ہیں جیسے یہوداہ یا دیماس کے لیے۔ اُنہوں نے اپنی قسمت کو خوش قسمتی سمجھا، لیکن وہ اُن کی تباہی کا باعث بنی۔ جن کے پاس حقیقی اصول ہیں، وہ دنیا میں بلند ہو کر اپنے مال اور اثر و رسوخ کو اچھی خدمت کے لیے استعمال کرنے کی زیادہ وجہ دیکھتے ہیں۔ اگر اُن کے دلوں میں یسوع میں موجود سچائی پر یقین ہو، تو اصول پالیسی پر غالب آتا۔ ایک شہزادے کے لیے یہ بے عزتی نہیں کہ وہ کسی فقیر کے ساتھ بیٹھ جائے، بشرطیکہ وہ دونوں مسیح یسوع کے سچے پیروکار ہوں۔

پرانے زمانے میں، جب ہمارے آباؤ اجداد غاروں اور زمین کے غاروں میں ملتے تھے، تو سردار اور غلام، آزاد اور غلام سب برابر ملتے تھے۔

یا اُس سے بھی پہلے کے دور میں، جب مسیحی کیتاکومیز میں جمع ہوتے تھے، قیصر کے گھر کے لوگ، کبھی کوئی سردار، کبھی کوئی سینیٹر، اور کبھی کوئی شہزادہ وہاں آتے تھے۔ وہ اُن غاروں میں موم بتی کی مدھم روشنی کے نیچے بیٹھتے تھے، تاکہ کسی ننگے پا لیکن آسمانی طور پر سکھانے گئے آدمی سے یسوع کے خوشخبری کی تعلیم کو روح القدس کی قدرت کے ساتھ سن سکیں۔

یہ واضح ہے کہ وہ اُن پڑھ تھے، کیونکہ کیتاکومیز میں پانی جانے والی بادگاہوں کو دیکھنے پر یہ شاذ و نادر ہی ملتا ہے کہ کسی تحریر میں مکمل درست املاء ہو۔

اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ ابتدائی مسیحی اُن پڑھ لوگوں کا گروہ تھے، لیکن جو لوگ بڑے اور معزز تھے، انہیں اُن کے ساتھ شامل ہونے میں کوئی عار نہ تھی۔ اور آج بھی، اگر آسمان کی روشنی اُن کے دلوں میں چمکے، تو وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

غلط تعلیم بہتوں کو گمراہ کرتی ہے۔

یہ ہمیشہ کافی مقدار میں موجود رہتی ہے۔ دھوکے باز کمزوروں کو بہکا دیتے ہیں، اور کچھ جدید شکوک و شبہات کے ذریعے گمراہ ہو جاتے ہیں۔

وہ ابتدا میں احتیاط سے ایسے مضامین پڑھتے ہیں تاکہ سائنسی یا فکری شکوک و شبہات کا جواب دے سکیں۔ پھر وہ مزید پڑھتے ہیں، اور اُس دھندلی دھارے میں گہرائی تک اتر جاتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے آپ کو اس کے اثر سے بچنے کے قابل سمجھتے ہیں۔

وہ آگے بڑھتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کے پاس نہیں جاتے جو اُن کے شکوک کو دور کر سکتے ہیں، بلکہ وہ بھٹکتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ آخرکار وہ اپنا توازن کھو دیتے ہیں۔ اور جو کہتا تھا کہ وہ مومن ہے، وہ مکمل دہریت میں جا پہنچتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے وجود پر بھی شک کرتا ہے۔

اے کاش! جو اچھی تعلیم یافتہ ہیں، وہ اپنی تعلیم پر قناعت کریں۔

غلط تعلیم میں کیوں دخل دو؟ یہ تمہارے ذہن کو آلودہ کرنے کے علاوہ کیا کر سکتی ہے؟ اگر میں جان بوجھ کر اپنے آپ کو

سیاہ کر لوں، تو شاید میں اُسے دھو کر صاف کر سکوں، لیکن میں اپنے آپ کو جان بوجھ کر سیاہ کرنے کے لیے تیار نہ ہوں۔ ایسے غلط نظریات کے دلدل میں داخل ہونا خطرناک ہے۔ جب تم کسی کتاب کو پڑھنا شروع کرو، اور دیکھو کہ وہ مہلک ہے، تو اُسے ایک طرف رکھ دو۔ کوئی تمہیں طعنہ دے سکتا ہے کہ تم نے اُسے مکمل کیوں نہیں پڑھا۔ لیکن تم کیوں پڑھو؟ اگر میرے دستر خوان پر گوشت کا کوئی ٹکڑا ہو، جس کی بو اور ذائقہ فوراً مجھے یقین دلا دے کہ وہ خراب ہے، تو کیا میں اُسے مکمل کھا کر فیصلہ کروں کہ وہ کھانے کے قابل نہیں؟ ایک نوالہ ہی کافی ہے۔

اسی طرح، کسی کتاب کے ایک جملے کو پڑھ کر سمجھدار آدمی کو اُسے رد کر دینا چاہیے، اگر وہ نقصان دہ ہو۔ جو ایسی خوراک پسند کرتے ہیں، انہیں کرنے دو۔ لیکن میرے پاس بہتر غذا کا ذائقہ ہے۔ خدا کے کلام کا مطالعہ جاری رکھو۔ اگر تمہارا فرض ہے کہ ان برائیوں کو بے نقاب کرو، تو دعا کے ساتھ خدا سے مدد مانگتے ہوئے بہادری سے سامنا کرو۔ لیکن اگر نہیں، تو ایک عاجز مومن کے طور پر تمہیں ایسی زہریلی غذا چکھنے اور پرکھنے کی کیا ضرورت ہے؟

میں مزید کچھ نہیں کہوں گا۔
یہ موضوع میرے لیے تکلیف دہ ہے، شاید تمہارے لیے بھی۔
میں اپنے دوسرے سوال کا جواب چند جملوں میں پیش کرتا ہوں۔

II. اُن کا کیا حال ہوتا ہے؟

جو لوگ راستے سے ہٹ جاتے ہیں—اُن کا کیا حال ہوتا ہے؟
اگر وہ خدا کے فرزند ہیں، تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ اُن کا کیا حال ہوتا ہے، کیونکہ میں نے یہ بات بے شمار مرتبہ دیکھی ہے۔ حالانکہ وہ راستے سے ہٹ جاتے ہیں، لیکن وہ خوش نہیں ہوتے۔ وہ سکون نہیں پا سکتے، کیونکہ وہ خوش رہنے کی کوشش کرتے ہوئے بھی بدحال ہوتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے پہلے شوہر کو یاد کرنے لگتے ہیں، کیونکہ تب اُن کا حال اِس سے بہتر تھا۔ وہ واپس آتے ہیں، لیکن اُن میں سے بے شمار لوگ، شرمندگی کے ساتھ جو اُن کے قبر تک اُن کے ساتھ رہتی ہے، کبھی وہ نہیں بن پاتے جو وہ پہلے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں میں دوسری جگہ لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اور اگر خدا کی مختار فضل اُن کے دکھ بھرے تجربے کو اتنی عظیم برکت دے کہ وہ مکمل بحال ہو جائیں، تو بھی وہ اپنے ماضی کا ذکر تلخ افسوس کے بغیر نہیں کر سکتے۔ اُن کا راستے سے ہٹ جانا دوسروں کے لیے ایک نشان بن جاتا ہے، اور وہ "نوجوانوں سے کہتے ہیں: کبھی وہ نہ کرو جو میں نے کیا۔ اِس میں کوئی بھلائی نہیں، صرف خرابی ہے۔"

لیکن زیادہ تر معاملات میں، وہ خدا کے لوگ نہیں ہوتے۔
تو اُن کا کیا حال ہوتا ہے؟ وہ لوگ جو اُس وعدے کے ساتھ غداری کرتے ہیں جو انہوں نے کبھی کیا تھا، دنیا کے سخت ترین لوگوں میں سے ہوتے ہیں جنہیں متاثر کیا جا سکے۔ یقیناً تم میں سے کچھ لوگ، جب تم دیہات میں رہتے تھے، ہمیشہ عبادت کے اپنے معمول کے مقام پر وقت پر حاضر رہتے تھے۔ لیکن جب سے تم لندن آئے ہو، جہاں تمہاری غیر موجودگی کسی عبادت گاہ میں محسوس نہیں کی جاتی، تم شاذ و نادر ہی خدا کے گھر کی عدالتوں میں داخل ہوتے ہو، اور شاید آج رات بھی تم کسی خاص وجہ سے یہاں ہو—کسی دیہاتی رشتہ دار یا کسی خاص دوست نے تمہیں یہاں لایا ہو۔
حالانکہ تم میرے لیے ناشناختہ ہو، لیکن خدا تمہارے راستے کو دیکھ رہا ہے۔ اور دیکھو، تم یہاں ہو، لیکن شاید اِس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ تمہیں نصیحتیں اور تنبیہات اِس قدر کثرت سے ملی ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے سنگ مرمر پر تیل ڈالا جائے۔ خدا اپنی اِقادِ رحمت سے تمہارے سخت دل کو توڑ دے، ورنہ تمہارے لیے کوئی اُمید نہ ہوگی

ایسے لوگ اکثر اپنا ضمیر کھو دیتے ہیں۔

وہ مذہب کے خلاف بات کرنے میں دوسروں سے زیادہ دُور جا سکتے ہیں۔ کبھی وہ یہ کہنے کی جرات بھی کرتے ہیں کہ وہ اِس کے بارے میں اتنا جانتے ہیں کہ وہ اِسے بے نقاب کر سکتے ہیں۔ اُن کی بڑھک اور دھمکی دونوں بے معنی ہوتی ہیں، لیکن جیسے لڑکے قبرستان سے گزرتے ہوئے سیٹی بجاتے ہیں تاکہ اپنا حوصلہ بڑھائیں، ویسے ہی اُن کی بے معنی باتیں اور بیکار کہانیاں اُن کے دبے ہوئے خوف کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ خدا کے بارے میں حقارت سے بات کرتے ہیں جبکہ اپنے آپ کو اُس راستے میں درست قرار دیتے ہیں جس کے لیے اُن کا اپنا ضمیر انہیں ملامت کرتا ہے۔
وہ واپس پلٹ جاتے ہیں—افسوس! اُن میں سے کچھ دنیا کے بدترین گناہگار بننے کے لیے۔

شیطان جس مہلک ترین کپڑے کو بناتا ہے، اُس کا خام مال وہی ہوتا ہے جو کبھی سب سے مقدس سمجھا جاتا تھا۔ کوئی بہوداہ مسیح کو دھوکہ دینے کے لیے نہ ہوتا اگر وہ پہلے شاگرد نہ کہلاتا، جو اپنے اُستاد کو بوسہ دینے کی جرات کرتا تھا۔ تمہیں اُس کو رسولوں میں سے چننا ہوگا تاکہ اُسے مرتد بنایا جا سکے۔ جیسے فسادِ گناہوں کے رہنما جب ایمان لاتے ہیں تو بہترین واعظ بن جاتے ہیں، ویسے ہی جو مسیح کے سب سے وفادار خادم نظر آتے ہیں، جب وہ مرتد ہو جاتے ہیں، تو سب سے کڑوے دشمن اور سب سے سیاہ گناہگار ثابت ہوتے ہیں۔

دکھ بھرے واقعات ذہن پر چھا جاتے ہیں۔

میں اب یہاں ایک بڑی کلیسیا کے بیچ کھڑا ہوں، اور وہ چیزیں یاد آتی ہیں جنہوں نے میری روح کو چیر دیا۔ خُدا کرے کہ میں انہیں دوبارہ نہ دیکھوں! وہ چلے جاتے ہیں!—ہائے افسوس، اُن میں سے بہت سے خالی مایوسی میں مرنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

کیا تم نے کبھی فرانسس اسپیرا کی زندگی پڑھی؟ اگر تمہیں آج رات سکون سے سونا ہے، تو اُس سوانح کو مت پڑھنا۔ کیا تم نے کبھی جان چائلڈ کی زندگی پڑھی، جو تقریباً دو سو سال پہلے کا ایک ہپتسمانی واعظ تھا؟ مسٹر کیچ نے اپنی ایک کتاب میں اُس کا ذکر کیا ہے۔ وہ ایک ایسا آدمی تھا جو سچائی کو جانتا تھا، اور بڑی حد تک اُس کی قوت کو محسوس کر چکا تھا، لیکن وہ اُس سے بٹ گیا، اور مرنے سے پہلے اُس کے الفاظ سننے کے لیے ناقابل برداشت تھے۔ اُس کی روح کی پشیمانی اور مایوسی نے سب کو بھگا دیا۔ آخر کار اُس نے اپنے اوپر تشدد کرتے ہوئے اپنی جان لے لی۔

ایک آدمی، جو کبھی مسیح کو چہرے سے دیکھ چکا ہو اور اُسے بوسہ دے چکا ہو، اگر اُسے دھوکہ دے اور دوبارہ صلیب پر چڑھائے، تو اُس کا اپنے آپ کو لٹکا لینا تعجب کی بات نہیں۔ خُداوند کی میز پر کھانے، اُس برکت کے پیالے سے پینے، مقدسین کے ساتھ ملنے، اُن کی دعاؤں اور حمد و ثنا میں شامل ہونے، اور پھر مسیح کا شاگرد ہونے کا دعویٰ کر کے اُسے چھوڑ دینے اور اُس کے ساتھ چلنے سے انکار کرنے کا فیصلہ کرنا غیر معمولی خطرے کا راستہ اختیار کرنا ہے۔

!جب آدمی کے ضمیر کی آنکھیں کھلتی ہیں، تو وہ خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ پیدا نہ ہوا ہوتا لیکن نہیں، یہ ممکن نہیں۔ وہ راحت جو وہ تلاش کرتا ہے، وہ نہیں پا سکتا۔ جب وہ یہاں کے دکھوں سے ایک بھیانک چھلانگ لگا کر کہیں زیادہ بدتر عذاب میں گرتا ہے، تو وہ اپنی ہلاکت کو خود یقینی بنا لیتا ہے۔

کیا میں کسی ایسے سے مخاطب ہوں جو ہر اُمید کی کرن سے محروم ہو چکا ہے اور مایوسی کے کنارے کھڑا کانپ رہا ہو؟ رُک جاؤ! میں تمہارے کانوں میں پکار کر کہوں گا: اپنے آپ کو نقصان مت پہنچاؤ۔ تم اپنے لیے کوئی بھلائی نہیں کر سکتے۔ —ایک اور گناہ کر کے اپنے دکھوں کو دور کرنے کا مت سوچو، یہ جنون ہوگا کہ زندہ روشنی سے منہ موڑ کر "اور اپنی گناہ گار روح کو ابدی اندھیرے میں دھکیل دیا جائے۔"

جب تک زندگی ہے، اُمید ہے۔ یسوع مسیح تمہیں معاف کر سکتے ہیں۔ اُس کی طرف لوٹ آؤ۔ وہ تمہیں اپنے خون سے دھو سکتا ہے۔ وہ تمہیں پاک صاف بنا سکتا ہے، خواہ تمہارے گناہ قمری کیوں نہ ہوں۔ لیکن اوہ! مذاق نہ کرو، دیر نہ کرو۔ اپنی موجودہ حالت میں مزید نہ ٹھہرو، ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنی بدکاری کا پیمانہ بھر دو اور تمہیں پتا بھی نہ چلے، اور تم اسی دنیا میں آنے والے غضب کی کچھ شروعات کا مزہ چکھ لو۔ اگر فضل کے انعام کے طور پر جلدی نہ بچائے گئے، تو ہو سکتا ہے تم خُدا کے غضب کی ایک مثال بن جاؤ، دوسروں کو راستے سے ہٹنے سے روکنے کے لیے ایک نشان۔

میں سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں، لیکن میں ایسا کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اُس عذاب کی دہشت کو شدت سے محسوس کرتا ہوں، اور میں اِس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ تم میں سے کچھ لوگ اِسے معمولی سمجھ رہے ہو۔ میں گھٹنوں کے بل گر کر، آنسوؤں کے ساتھ تمہیں التجا کرنے کو تیار ہوں کہ تم دیکھو، تم کیا کر رہے ہو۔ تم ڈھلوان پر چڑھ چکے ہو، اور نیچے، نیچے، مقامات پر ہیں، جہاں سے بے شمار لوگ تباہی میں گر چکے ہیں۔ وہ (پہسلنے والے) slippery نیچے جا رہے ہو۔ تمہارے قدم! کس طرح ایک لمحے میں بربادی میں ڈال دیے جاتے ہیں!

!خداوند جلدی کرے کہ تمہیں بچا لے

وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور تمہیں قبول کرے! میں صرف تمہیں پکار سکتا ہوں۔ تم ایسے مقام پر پہنچ گئے ہو جہاں میرا تم تک پہنچنا ممکن نہیں لگتا۔ اُس خطرناک راستے پر مزید ایک قدم بھی مت رکھو۔ یسوع کی طرف دیکھو، یسوع کی طرف دیکھو۔

وہ اپنی مختار فضل سے تمہاری زندگی کو گڑھے سے بچا سکتا ہے، اور صرف وہی ایسا کر سکتا ہے۔ پھر، جیسے بھٹکی ہوئی بھینٹ واپس گلے میں لائی جاتی ہے، تم اُس کے نام کی پرستش کرو گے۔

—ہمارا تیسرا نکتہ یہ ہے کہ

ہم کیوں نہ جائیں، جیسا کہ وہ چلے گئے؟ III.

اگر ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے، تو میں تمہیں کوئی وجہ نہیں بتا سکتا کہ ہم کیوں نہ جائیں، جیسا کہ وہ چلے گئے۔ بلکہ، میں تو یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ یہاں موجود سب سے نیک آدمی کل صبح تک بدترین انسان کیوں نہ بن جائے، اگر خُدا کا فضل اُسے چھوڑ دے۔ جان بریڈفورڈ، جب وہ مجرموں کو ٹائبرن لے جاتے دیکھتا، تو کہا کرتا تھا: "یہ جان بریڈفورڈ جا رہا ہے،

سوائے خُدا کے فضل کے۔" حقیقت میں، ہم سب یہی کہہ سکتے ہیں۔
لیکن مسیح کے ساتھ رہنا ہی ہماری واحد حفاظت ہے، اور ہمیں بھروسہ ہے کہ ہم کبھی اُس سے جدا نہ ہوں گے۔

لیکن ہم اس بات کو کیسے یقینی بنائیں؟
سب سے اہم بات یہ ہے کہ ابتدا ہی سے مسیح میں حقیقی بنیاد ہو۔ سچی ایمان اور زندہ راستبازی۔ عمارت تعمیر کرنے میں پہلی توجہ بنیاد پر دی جاتی ہے۔ اگر بنیاد خراب ہو، تو کوئی مضبوط عمارت نہیں ہو سکتی۔ ایک مضبوط اور درست بنیاد ضروری ہے، تاکہ اُس پر عمارت کھڑی کی جا سکے۔
خُدا سے دعا کرو کہ اگر تمہارا مذہب محض دکھاوا ہے، تو تمہیں ابھی معلوم ہو جائے۔ اگر تمہارے دل حقیقی توبہ سے گہرائی میں نہیں جوتے گئے، اور اگر تم ایمان میں مضبوطی سے جڑے اور قائم نہیں ہوئے، تو تمہیں اپنی تبدیلی کی حقیقت اور رُوح القدس کے عمل پر شک کرنے کی وجہ ہو سکتی ہے۔
خُدا تمہارے اندر ایک نیک آغاز کرے، اور تم یقین رکھ سکتے ہو کہ وہ اُسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کرے گا۔

پھر یاد رکھو، عزیز بھائیو اور بہنو، اگر تم گرنے سے محفوظ رہنا چاہتے ہو، تو عاجزی میں تعلیم یافتہ ہو اور خُداوند کے سامنے خود کو بہت نیچا رکھو۔ جب تم زمین سے اُدھا انچ بلند ہو، تو تم اُدھا انچ بھی زیادہ بلند ہو۔ تمہاری جگہ کچھ نہ ہونے میں ہے۔ مسیح پر بھروسہ کرو، لیکن اپنے آپ پر بھروسہ نہ کرو۔ خُدا کی رُوح پر انحصار کرو، لیکن کسی بھی چیز پر جو تمہارے اندر ہے، اُس پر انحصار نہ کرو۔ اُس فضل پر جو تمہیں ملا ہے، نہ اُس عطا پر جو تمہارے پاس ہے۔ وہ لوگ نہیں پھسلتے جو خُدا کے ساتھ فروتنی سے چلتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محفوظ ہیں جن کا پورا انحصار خُدا پر ہے۔
اپنی فرمانبرداری کا خیال رکھو، ہوشیار رہو، محتاط رہو، اپنی چال چلن پر دھیان دو، کیونکہ زیادہ احتیاط کبھی نقصان نہیں دیتی۔

خُداوند کے قوانین اتنے سیدھے ہیں کہ تم انہیں نظر انداز نہیں کر سکتے بغیر راست بازی کے راستے سے ہٹے ہوئے۔
دیکھو اور دعا کرو۔ خُدا تمہیں دیکھنے میں مدد کرے، ورنہ تم اونگھنے لگو گے۔ دعا کو کبھی نہ چھوڑو۔ یہ ہر گمراہی کی جڑ ہے۔ پیچھے ہٹنے کی ابتدا اکثر دُعا کے چھوڑنے سے ہوتی ہے۔
"دعا کا ترک کرنا زندگی کے دھڑکتے نبض کو ماند کر دینا ہے۔" دعا کے ساتھ جاگتے رہو۔

اور میں تم سے التجا کرتا ہوں، عزیز دوستو، اُس صحبت سے بچو جس نے دوسرے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ اُن لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ کرو جن کے مذاق بے دینی پر مبنی ہوں۔ ایسے لوگوں سے دور رہو جن کے کردار اور بات چیت بدعنوان ہیں۔ وہ تمہارے لیے بھلائی نہیں کر سکتے، لیکن وہ جو نقصان تم پر ڈال سکتے ہیں، اُس کا اندازہ لگانا مشکل ہو گا۔

تم نے شاید اُس کہانی کو سنا ہو۔ لیکن یہ اتنی اچھی ہے کہ دوبارہ سنانے کے قابل ہے۔ کہ ایک خاتون نے کوچوان کے لیے اشتہار دیا، اور تین امیدوار آئے۔ اُس نے پہلے سے پوچھا:
میں ایک ماہر کوچوان چاہتی ہوں، جو میرے گھوڑوں کی جوڑی کو چلا سکے۔ تو میں تم سے پوچھتی ہوں، تم کتنے قریب؟
"خطرے کے چلا سکتے ہو اور پھر بھی محفوظ رہ سکتے ہو؟"
"پہلے نے کہا: "میں خطرے کے بہت قریب چلا سکتا ہوں، یہاں تک کہ ایک فٹ کے فاصلے تک، اور کوئی حادثہ نہ ہو گا۔ اُس نے اُسے مسترد کر دیا۔
"دوسرے نے کہا: "میں ایک بال کے فاصلے تک جا سکتا ہوں، اور پھر بھی مہارت سے کسی حادثے سے بچ سکتا ہوں۔ اُسے بھی مسترد کر دیا گیا۔
تیسرے نے جواب دیا: "محترمہ، میں نے کبھی خطرے کے قریب جانے کی کوشش نہیں کی۔ میرا اصول ہمیشہ رہا ہے کہ "خطرے سے جتنا دور ہو سکے، اتنا رہوں۔"
اُس نے فوراً اُسے منتخب کر لیا۔

اسی طرح، وہ شخص جو محتاط رہتا ہے اور کسی بھی خطرے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، اور جس کے دل میں خُدا کا خوف ہے، سب سے زیادہ قابل بھروسہ ہے۔
اگر تم واقعی صدیوں کے چٹان پر قائم ہو، تو تم اُس سوال کا سامنا بغیر خوف کے کر سکتے ہو
"کیا تم بھی چلے جاؤ گے؟"

اور تم یقین سے جواب دے سکتے ہو:
"نہیں، خُداوند، میں نہیں جا سکتا اور نہیں جاؤں گا، کیونکہ میں کہاں جاؤں؟ تیرے پاس ہمیشہ کی زندگی کے الفاظ ہیں۔"
اور امن کا خُدا تمہیں مکمل طور پر مقدس کرے، اور میں دعا کرتا ہوں کہ تمہاری رُوح، جان، اور بدن ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی آمد تک بے داغ محفوظ رہے۔
وہ جو تمہیں بلاتا ہے، وفادار ہے، اور وہی یہ کام کرے گا۔ آمین۔

